108

سلسلہ منبر اللجنۃ العلمیۃ

التبیان
Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالیٰ

عنوان

زکوٰۃ کے احکام و مسائل

9 اپریل 2021ء 25 شعبان 1442ھ

زیر اہتمام التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

زکوٰۃ کے احکام ومسائل

خطبہ جمعہ کے اہم عناصر:

❀ زکوٰۃ کے فوائد وثمرات ❀ زکوٰۃ نہ دینے والوں کا بھیانک انجام

❀ وہ اشیا جن پر زکوٰۃ واجب ہے ❀ زکوٰۃ کے مصارف

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (البقرة:277)﴾

برادرانِ اسلام! ارکان اسلام میں نماز کے بعد دوسرا اہم ترین رکن زکوٰۃ ہے۔ قرآن حکیم میں بیاسی 82 مقامات وہ ہیں جہاں نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم یکجا وارد ہوا ہے۔ شریعت مطہرہ میں زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ تنہا اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو سرزمین عرب میں ہر طرف فتنے سر اٹھانے لگے جن سے اسلامی ریاست کو نازک ترین صورتِ حال اور بحران کا سامنا کرنا پڑا تو اپنی سنگینی کے اعتبار سے سب سے بڑا چیلنج منکرین زکوٰۃ کا تھا۔ اسلامی تاریخ کے اس انتہائی نازک لمحے میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کمال جرآت ایمانی سے اکثر صحابہ کے مشوروں کے علی الرغم اس بات کا بانگ دہل اعلان کیا کہ جو کوئی نماز اور زکوٰۃ میں کسی قسم کی تفریق اور امتیاز روا رکھے گا میں اس کے خلاف جہاد کروں گا۔ چنانچہ امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے باغیوں کے خلاف کھلم کھلا جہاد کیا اور ان کی تلوار اس وقت تک نیام میں نہ آئی جب تک منکرین زکوٰۃ کی برپا کی ہوئی شورش پوری طرح فرو نہ ہوگئی۔

حضرات! زکوٰۃ کا بنیادی مقصد اپنے نفس کو ان آلائشوں سے پاک کرنا ہے جو مال کی محبت، بخل اور

دولت مندی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اور ساتھ میں اپنے معاشرے کے ان لوگوں کو مضبوط کرنا جو مالی طور پر مستحکم نہ ہوں۔

چونکہ زکوٰۃ کا ماہ رمضان کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے،لوگ اس ماہ مبارک میں اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو اس مناسبت سے آج خطبہ جمعہ میں ہم زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم،نہ دینے والوں کا بھیانک انجام ،زکوٰۃ کے احکام ومسائل اور مصارف زکوٰۃ کے بارے میں کچھ گفتگو کرتے ہیں۔

زکوٰۃ کے فوائد وثمرات

① زکوٰۃ اسلام کا رکن ہے:

دین کے جن پانچ کاموں کو اسلام کے رُکن کی حیثیت حاصل ہے ان میں زکوٰۃ بھی ایک اہم رکن ہے ،جس کی ادائیگی کے بغیر اسلام مکمل نہیں ہوتا۔جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ

اسلام کی پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہیں:اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں،نماز قائم کرنا،زکوٰۃ ادا کرنا،حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

صحیح بخاری:9،صحیح مسلم:111

② زکوٰۃ کی ادائیگی ایمان کی دلیل:

دین اسلام میں زکوٰۃ کو اس قدر اہمیت حاصل ہے کہ اس کی ادائیگی کے بغیر انسان کا نہ ایمان مکمل ہوتا ہے اور نہ دینی اخوت قائم ہوتی ہے۔چنانچہ فرمان ربانی ہے:

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ(التوبہ:11)

سو اگر وہ توبہ کریں،نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

③ ایمانی لذت کا باعث:

سامعین محترم!اگر اپنے ایمان کی لذت حاصل کرنا چاہتے ہیں،اور چاہتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہمیں سکون اور راحت پہنچائے تو اپنے مال سے زکوٰۃ کی ادائیگی کرنا ہوگی۔چنانچہ سیدنا عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثلاث من فعلهن فقد طعم طعم الإيمان: من عبد الله وحده وأنه لا إله إلا الله وأعطى زكاة ماله طيبة بها نفسه

تین کام ایسے ہیں جس نے وہ کر لیے اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا: جس نے اکیلے اللہ کی عبادت کی اور وہ (یہ عقیدہ رکھا کہ) یقیناً اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور دلی خوشی سے اپنے مال کی زکوٰۃ دی۔

صحیح الجامع: 3041، سلسلۃ الاحادیث الصیحۃ: 1046

④ خوف وغم سے حفاظت کا سبب:

دنیا میں امن وسکون سے زندگی گزارنے کا ایک طریقہ اپنے مال سے زکوٰۃ کی ادائیگی کرنا بھی ہے۔ اور یہ سکون صرف دنیا تک ہی محدود نہیں ہوگا، بلکہ آخرت میں بھی انسان کو سکون نصیب ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (البقرۃ:277)

یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی، ان کے لیے ان کے رب کے ہاں اجر ہے، نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوں گے۔

⑤ کامیابی کی ضمانت:

زکوٰۃ کی ادائیگی حقیقی کامیابی کی ضمانت ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (لقمان:5،4)

جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

⑥ حصول جنت کا موجب:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ جسے کرنے سے مجھے جنت میں داخلہ مل جائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَعْبُدُ اللَّهَ لاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ المَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ المَفْرُوضَةَ،

وَتَصُومُ رَمَضَانَ

تو اللہ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہرا، فرض نماز قائم کر، فرض زکوٰۃ کی ادائیگی کر اور ماہ رمضان کے روزے رکھ۔

اس دیہاتی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان اعمال سے زیادہ نہیں کروں گا۔ جب وہ واپس مڑا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا

جس کو خواہش ہو کہ وہ جنتی آدمی کو دیکھے، اسے چاہیے کہ وہ اس کو دیکھ لے۔

صحیح البخاری: 1397

⑦ صدقہ و زکوٰۃ سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی:

سامعین محترم! پورے دنیا کا سروے کر لیا جائے اور ساری دنیا کے مال لوگوں کی زندگی کو دیکھ لیا جائے، اللہ نے صرف اسی شخص کو زیادہ مال سے نوازا ہے جو لوگوں میں خرچ کرتا ہے۔ خرچ کرنے سے مال بڑھتا ہے، مال میں کبھی کمی واقع نہیں ہوتی۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ، إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ الله

صدقہ کسی مال کو کم نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لیے جھکتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دیتے ہیں۔

صحیح مسلم: 2588

⑧ زکوٰۃ مال کا شر ختم کرتی ہے:

مال بسا اوقات انسان کے لیے شر لاتا ہے۔ مال کی وجہ سے انسان کے لیے بسا اوقات پریشانیاں اور مصیبتیں آتی ہیں۔ مگر اللہ کے راہ میں مال خرچ کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شر کو ختم کر کے مال میں خیر و برکت نازل فرما دیتا ہے۔ چنانچہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قال رجل يا رسول الله أرأيت إن أدى الرجل زكاة ماله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أدى زكاة ماله فقد ذهب عنه شره

ایک آدمی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیے، اگر آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی، تو یقیناً اس سے اس (مال) کا شر چلا گیا۔

صحيح الترغيب:743

⑨ صدقہ وخیرات سے اللہ کا غضب ختم ہوجاتا ہے:

انسان ہونے کے ناطے انسان سے غلطیاں ہوتی رہتی ہیں جن سے اللہ ناراض ہوتا ہے اور ان غلطیوں کی سزا بسا اوقات اللہ انسان کو دنیا میں بھی دے دیتا ہے۔ اللہ کو راضی کرنے کے جو اسباب ہیں ان میں سے ایک سبب مال سے زکوٰۃ ادا کرنا بھی ہے۔ چنانچہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صدقة السر تطفئ غضب الرب

بلاشبہ صدقہ پروردیگار کا غضب ختم کردیتا ہے۔

سلسلة الاحاديث الصحيحة:1908

⑩ صدقہ روز قیامت مومن پر سائبان ہوگا:

روزِ قیامت جب سورج انسان کے بہت قریب آجائے گا۔ گرمی انسان کو ستا رہی ہوگی، گرمی کے باعث لوگ اپنے گناہوں کے سبب پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ ایسی صورت میں صدقہ انسان کے او پر سائبان کا کام کرے گا اور انسا کو دھوپ سے بچا کر سایہ مہیا کرے گا۔ چنانچہ سیدنا مرثد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا:

إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ

بلاشبہ روز قیامت مومن پر اس کا صدقہ سایہ کرے گا۔

مسند احمد:29۔579(18043)

زکوٰۃ نہ دینے والوں کا انجام

حضرات محترم! چونکہ زکوٰۃ ادا کرنا دین اسلام کے بنیادی ارکین میں شامل ہے اور وہ لوگ جو زکوٰۃ ادا نہیں وہ مسلمانوں کی دینی بھائی نہیں ہوسکتے، جیسا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ﴾ سورة التوبة:11

سو اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہوجائیں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

اسی طرح مانعین زکوٰۃ کو رسول اللہ ﷺ نے جہنم کی وعید سنائی ہے، جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مانع الزكاة يوم القيامة في النار

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا روز قیامت آگ میں ہوگا۔

صحیح الترغیب:762

اس اخروی عقوبت کے علاوہ اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی ایسے لوگوں کو سزا دیتا ہے جو اللہ کے دیے ہوئے مال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ جیسا کہ فرمان نبوی ہے:

مَا مَنَعَ قَوْمٌ الزكوٰةَ الَّا ابتَلَاهُمُ اللهُ بِالسِّنِينَ

''جو قوم بھی زکوٰۃ سے انکار کرتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے بھوک اور قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے''۔

صحیح الترغیب للألبانی: ۱۔۷۶۴

ایک دوسری حدیث میں ہے:

وَلَم يَمنَعُوا زَكَاةَ أموالِهِم الَّا مَنعُوا القَطرَ مِنَ السَّمَا وَلَو لَا البَهَائِمَ لَم يمطروا

''جو لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے وہ باران رحمت سے محروم کر دیے جاتے ہیں۔ اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش کا نزول نہ ہو''۔

صحیح۔سنن ابن ماجہ:4019

روپے پیسے کی زکوٰۃ نہ دینے والا:

جو لوگ دنیا میں رہتے ہوئے اپنا بینک بیلنس بڑھاتے رہتے ہیں۔ان کی زندگی کا مقصد ہی مال کو جمع کرنا ہے، مگر مال جمع کرنے کے ساتھ ساتھ وہ اللہ کی راہ میں اپنے مال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، ان کے بارے میں رب تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿آل عمران:180﴾

''جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ عطا کیا ہے اس میں وہ اپنی کنجوسی کو اپنے لیے بہتر نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے بدترین ہے۔عنقریب روز قیامت یہ اپنی کنجوسی کی وجہ سے کے طوق ڈالے جائیں گے۔آسمانوں اور زمین کی وراثت اللہ ہی کے لیے ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ

تعالیٰ اس سے باخبر ہے''۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ القِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ - يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ - ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ

قیامت کے روز زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کا مال ودولت گنجا سانپ (یعنی انتہائی زہریلا) بن جائے گا اس کی آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہوں گے پھر وہ سانپ اس کے دونوں جبڑوں سے اسے پکڑے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔

(صحیح بخاری:1403)

سونا و چاندی کی زکوٰۃ نہ دینے والا:

سونا اور چاندی کی زکوٰۃ نہ ادا کرنے والوں کے بارے میں رب تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ (التوبۃ:37/36)

اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجئے، جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لئے خزانہ بنا کر رکھا تھا۔ پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ، لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ، فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ

جس شخص کے پاس بھی سونا چاندی ہے اور وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو روز قیامت اس کے لیے سونے چاندی کے پترے آگ سے بنائے جائیں گے، دوزخ کی آگ میں انہیں تپایا جائے گا پھر ان

پتروں سے اس کے پہلوؤں، اس کی پیشانی اور اس کی کمر کو داغا جائے گا۔ پچاس ہزار سال کے دن میں بندوں میں فیصلے ہونے تک جب بھی ان پتروں کو (اس کے بدن سے) دوزخ کی جانب پھیرا جائے گا، ان کو اس (کے جسم) کی طرف (تسلسل کے ساتھ) لوٹایا جائے گا۔

صحیح مسلم:987، سنن ابی داود:1158

اونٹوں کی زکوٰۃ نہ دینے والا:

آپ ﷺ سے سوال کیا گیا اے اللہ کے رسول! اونٹوں کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
''جو اونٹوں والا اونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، جب کہ اونٹوں کے بارے میں یہ حق بھی (مستحب) ہے کہ جس دن ان کو پانی پلانے کے لیے لے جایا جائے ان کا دودھ دھو کر (فقرا و مساکین میں) تقسیم کیا جائے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو زکوٰۃ نہ دینے والے اونٹوں کے مالک کو (چہرے کے بل) اونٹوں کے (پامال کرنے کے) لیے چٹیل میدان میں گرا دیا جائے گا، اونٹ پہلے سے زیادہ موٹے تازے اور کثیر تعداد میں ہوں گے ان میں سے کوئی بچہ بھی غائب نہیں ہوگا۔ چنانچہ اونٹ اپنے مالک کو اپنے پاؤں سے روندیں گے اور اپنے دانتوں کے ساتھ کاٹیں گے جب اس پر سے پہلا دستہ گزرے گا، پھر اس پر سے دوسرا دستہ گزرے گا (یعنی یہ عمل تسلسل سے اس روز تک قائم رہے گا) جس کی مدت پچاس ہزار سال کے برابر ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا اور یہ ہر شخص اپنے مقام کا ملاحظہ کر لے گا کہ وہ جنت میں ہے یا جہنم میں''۔

صحیح مسلم:987، سنن ابی داود:1658

گائے کی زکوٰۃ نہ دینے والا:

پھر سوال کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! گائے اور بکریوں کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
''گائے بکریوں کا جو مالک بھی ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کو ان کے لیے چٹیل میدان میں (منہ کے بل) گرایا جائے گا، جانوروں میں سے کوئی غائب نہیں ہوگا ان میں زخم دار سینگوں والا اور ٹوٹے ہوئے سینگوں والا کوئی جانور نہ ہوگا۔ جانور اس کو سینگ ماریں گے اور کھروں کے ساتھ اسے پامال کریں گے جب اس پر پہلا دستہ گزرے گا تو اس پر آخری دستہ (اس روز تک تسلسل کے ساتھ) گزرتا رہے گا جس کی مدت پچاس ہزار سال کے برابر ہے یہاں تک کہ انسانوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا تو ہر شخص اپنا ٹھکانا دیکھ لے گا کہ جنت میں ہے

یا دوزخ میں‘‘۔

صحیح مسلم:987،سنن أبی داود:1658

وہ اشیاء جن پر زکوٰۃ واجب ہے

سب سے پہلے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ زکوٰۃ دینے کی شروط کونسی ہیں،تو یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیے اس کی دو شرطیں ہیں:

① وہ مال نصاب کو پہنچ جائے۔

② اس پر سال گزر جائے۔

جس مال میں یہ شروط پائی گئیں،اس کی زکوٰۃ دینا فرض ہوجائے گا۔اب ہم بتاتے ہیں کہ کس کس چیز پر زکوٰۃ دینا فرض ہے:

① سونا (جس کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہو):

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

فَإِذَا كَانَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا، وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ، فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ

سوجب تیرے پاس20 دینار ہوں اوران پر سال گزر جائے تو ان میں نصف دینار زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

حسن۔سنن ابی داود:1573

موجودہ دور کے حساب سے ساڑھے سات تولے سونا بنتا ہے،اوراگر اسے گراموں میں دیکھا جائے توقریبا85 گرام بنتا ہے۔زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ جب سونا ساڑھے سات تولے یا اس سے زیادہ ہوجائے گا تو زکوٰۃ دیتے وقت فی تولہ سونے کی قیمت معلوم کرلی جائے اور جتنی رقم بنے اس میں اڑھائی فیصد (فی ہزار،25روپے) کے حساب سے زکوٰۃ ادا کردے۔

② چاندی (جس کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہو):

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَإِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ، وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ، فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ

جب تیرے پاس دوسو درھم ہوجائیں اوران پر سال بھی گزر جائے توان میں پانچ درھم (زکوٰۃ) دینا ہے۔

صحیح۔سنن ابی داود:1573

200 دینار میں سے پانچ درہم زکوٰۃ دینا فرض ہے اور یہ تقریباً 52 تولے چاندی بنتی ہے۔ جب آدمی کے پاس 52 تولے چاندی ہو تو اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ روپے پیسے اور ریال ڈالر وغیرہ کی زکوٰۃ بھی چاندی کے حساب سے ہی ادا کی جائے گی۔

موجودہ دور کے حساب سے اگر چاندی کی زکوٰۃ نقدی میں دینی ہو، تو ساڑھے 52 تولے چاندی کی جتنی رقم بنتی ہو (مثلاً اتنی چاندی 6 ہزار میں آتی ہو تو) اڑھائی فیصد کے حساب سے 6 ہزار میں ڈیڑھ سو روپے زکوٰۃ بنے گی۔

③ مال تجارت (جس کا نصاب ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو)

ایک حدیث پیش کی جاتی ہے:

فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی الله علیه و سلم كَانَ يَأْمُرُنَا أَن نَخرُجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِي نَعُدُّ لِلبَيعِ

''رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم ہر اس سامان میں سے زکوٰۃ نکالیں، جو تجارت کے لیے تیار کریں''۔

ضعیف۔سنن أبی داود:1562

یہ روایت سند کے اعتبار سے اگرچہ ضعیف ہے مگر جمہور علما سامان تجارت کو اموال ہی میں شمار کر کے تجارتی سامان میں بھی زکوٰۃ کا اثبات کرتے ہیں۔

سامان تجارت کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ سال بسال جتنا تجارتی مال دکان، مکان، یا گودام وغیرہ میں ہو، اس کو بھی شمار کر لیا جائے۔ نقد رقم، کاروبار میں لگا (یعنی زیر گردش) اور سامان تجارت کی تخمینی قیمت، سب ملا کر جتنی رقم ہو اس پر اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔

تاہم کوئی مال تجارت اسی طرح کا ہو کہ وہ اکٹھا خریدا، پھر وہ سال یا دو سال فروخت نہیں ہوا، تو اس مال کی زکوٰۃ اس کے فروخت ہونے پر صرف ایک سال کی ادا کی جائے گی، وگرنہ عام مال جو دکان میں فروخت ہوتا رہتا ہے اور نیا اسٹاک آتا رہتا ہے، وہاں چونکہ فرداً فرداً ایک ایک چیز کا حساب مشکل ہو جاتا ہے، اس لیے سال بعد سارے مال کی بہ حیثیت مجموعی قیمت کا اندازہ کر کے زکوٰۃ دے دی جائے۔ (واللہ اعلم)

اگر کوئی رقم کسی کاروبار میں منجمد ہو گئی ہو، جیسا کہ بسا اوقات ایسا ہو جاتا ہے اور وہ رقم دو تین سال یا اس سے بھی زیادہ دیر تک پھنسی رہتی ہے، یا کسی ایسی پارٹی کے ساتھ آپ کو معاملہ پیش آ جاتا ہے کہ کئی سال آپ کو رقم وصول نہیں ہوتی تو ایسی ڈوبی ہوئی رقم کی زکوٰۃ سال بہ سال دینی ضروری نہیں۔ جب رقم وصول

ہو جائے، اس وقت ایک سال کی زکوٰۃ ادا کردی جائے، وہ جب بھی وصول ہو۔ (واللہ اعلم)

یادرکھیے! ایسا گھریلو سامان جو زائد از ضرورت ہو، اس پر بھی زکوٰۃ دینا پڑے گی کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا پڑا ہوا مال ہے۔

④ گائے، اونٹ، بھینس اور بکریاں وغیرہ:

مویشیوں کی زکوٰۃ کی تفصیل پیشِ خدمت ہے:

① اونٹوں کی زکوٰۃ:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الإِبِلِ

پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

صحیح البخاری:1447

اونٹ کی تفصیلی زکوٰۃ کے حوالہ سے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ 5 اونٹ سے لے کر 24 اونٹوں تک ہر پانچ کے بعد ایک بکری

25 سے لے کر 35 اونٹوں تک ایک سال کی اونٹنی

36 سے لے کر 45 انٹوں تک دو برس کی اونٹنی

46 سے لے کر 60 اونٹوں تک تین برس کی اونٹنی جو جفتی کے قابل ہو

61 سے لے 75 اونٹوں تک چار برس کی اونٹنی

76 سے لے کر 90 اونٹوں تک دو برس کی دو اونٹنیاں

91 سے لے کر 120 اونٹوں تک تین تین برس کی دو اونٹنیاں

120 سے زائد ہو تو ہر چالیس پر دو برس کی اور ہر پچاس پر تین برس کی اونٹنی۔

صحیح البخاری:1354

② گائے کی زکوٰۃ:

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فِي ثَلَاثِينَ مِنَ البَقَرِ تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ

ہر تیس گایوں میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی (زکوٰۃ) ہے اور چالیس گایوں میں دو دانت کا (دو سالہ) جانور ہے۔

سنن الترمذی:622،سنن ابن ماجه:1804

بعض علما نے گائے پر قیاس کرتے ہوئے بھینس اور بھینسے کی زکوٰۃ بھی بیل اور گائے کی طرح بیان کی ہے۔

③ بکریوں کی زکوٰۃ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بکریوں کی زکوٰۃ کے متعلق حکم یہ ہے کہ جنگل میں چرنے والی بکریاں جب چالیس ہو جائیں تو ایک 120 تک ایک بکری دینا ہوگی۔ 121 سے 200 تک دو بکریاں اور 201 سے تین بکریاں ضروری ہیں اور اگر بکریاں 300 سے زیادہ ہوں تو ہر سو میں ایک بکری دینا ہوگی۔

صحیح البخاری:1454

یاد رکھیئے! چھترا اور چھتری، مینڈھا اور مینڈھی کی زکوٰۃ وہی ہے جو بکرا اور بکری کی ہے۔

④ خزینہ یا دفینہ کی زکوٰۃ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَفِي الرِّكَازِ الخُمُسُ

اور زمین میں مدفون خزانے میں پانچواں حصہ (زکوٰۃ) ہے۔

صحیح البخاری:1499

⑤ شہد کی زکوٰۃ:

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَزُقٍّ زِقٌّ

اور شہد کے ہر دس مشکیزوں میں ایک مشکیزہ زکوٰۃ ہے۔

سنن الترمذی:629،صحیح الجامع:4252

جن سے زکوٰۃ ساقط ہے:

چند چیزوں سے شریعت اسلامیہ نے زکوٰۃ ساقط کر دی ہیں، وہ پیش خدمت ہیں:

① گھوڑا اور غلام۔

صحیح البخاری:1464

② کھیتی باڑی کرنے والے جانور۔

صحیح ابن خزیمہ:292

③ سبزیاں۔

صحیح الجامع:5511

⑤ زمین کی پیداوار، غلہ، اناج، پھل اور سبزیاں وغیرہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ (سورۃ الانعام:141)

اور کھیتی کاٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔

مصارفِ زکوٰۃ

ارشاد ربانی ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ

سورۃ التوبۃ کی اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے آٹھ قسم کے لوگوں کو زکوٰۃ کا مستحق قرار دیا ہے، جس کی تفصیل مختصراً یہ ہے:

① فقیر: فقیر وہ ہے جو محتاج اور ضرورت مند ہو، جس کے پاس درہم و دینار، روپیہ و پیسہ، گھر بار، مال وزر نہ ہو اور نہ اس کا کوئی کاروبار ہو، قلاش اور خستہ حال ہو۔

② مسکین: مسکین وہ ہے جس کے پاس ضروریات زندگی کے لئے ناکافی مال ہو اور بیشک ایسے شخص کا گھر بار اور کاروبار بھی ہو مگر پھر بھی وہ باوقار زندگی کے لئے ناکافی ہو۔

③ عاملین زکوٰۃ: زکوٰۃ کا تیسرا مصرف "عاملین زکوٰۃ" ہیں جو زکوٰۃ کی وصولی اور اس کے حساب کتاب کے ذمہ دار ہیں۔

④ تالیف قلب: ایسے کافر کو زکوٰۃ میں سے مال دیا جاسکتا ہے جس سے یہ توقع ہو کہ وہ مال لے کر مسلمان ہو جائے گا اور اہل ایمان کے دفاع میں تعاون کرے گا اس کے علاوہ نومسلم کو بھی اسلام پر پختہ کرنے کے لیے زکوٰۃ میں سے مال دیا جاسکتا ہے۔

⑤ گردنیں آزاد کرانا: یہ ان لوگوں کی آزادی کے لئے ہے جو غلام ہیں۔ (آج کل غلاموں کا سلسلہ نہیں ہے) یا دشمن کی قید میں ہیں۔

⑥ ادائے قرض: مقروض لوگوں کو قرض کے بوجھ سے نجات دلانا، مقروض غریب ہو، فقیر ہو یا بے

روزگار، زکوٰۃ کی اس مد میں سے اس کا قرض ادا کیا جا سکتا ہے۔

⑦ فی سبیل اللہ: اس سے جہاد کی جملہ ضرورتوں کو پورا کیا جا سکتا ہے، اسلحہ خریدا جا سکتا ہے، زیر تربیت عسکری مجاہدین کی خوراک لباس، علاج معالجہ وغیرہ پر زکوٰۃ کو خرچ کیا جا سکتا ہے۔

⑧ مسافر: زکوٰۃ کی رقم کا حقدار صرف غریب مسافر ہی نہیں بلکہ غنی اور دولت مند شخص بھی اگر دوران سفر زادِ راہ اور دیگر سفری ضروریات کا محتاج ہو جائے تو اس پر بھی زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جا سکتی ہے تاکہ وہ باوقار طور پر منزل تک پہنچ سکے۔

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03026604440
03086222416